

27224- ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غار ثور میں رات بسر کرنا

سوال

میں اس حدیث کو تلاش کر رہا ہوں جس میں یہ قصہ روایت کیا گیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو غار میں چھپے اور فرشتے غار کے دھانے پر اپنے پر پھیلانے ہوئے تھے تاکہ جو کفار انہیں تلاش کرتے پھر رہے تھے وہ انہیں دیکھ نہ سکیں۔

اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ غار کے منہ پر مکڑی نے جالابن دیا تھا لیکن میں نے اس حدیث کو ضعیف یا ملع کیا ہوا پایا ہے، اور وہ روایت جس میں فرشتوں نے غار کے منہ پر اپنے پر پھیلادیلے تھے صحیح ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس حدیث کے راوی اور حدیث یا تاریخ کی کتاب بتادیں جس میں مجھے یہ حدیث مل جائے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غار میں رات گزارنے کا ذکر قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے جسے ذیل میں آپ کے لیے ذکر کیا جاتا ہے :

اول : کتاب اللہ :

کتاب اللہ میں اس قصہ کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ نے ہی ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس پر تسکین نازل فرما کر ان لشکروں سے ان کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں، اس نے کافروں کی بات نہجی کر دی اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہی بلند وبالا ہے، اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے﴾۔ التوبہ (40)۔

تو یہ آیت اس پر واضح نص ہے کہ مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی پلاننگ کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غار میں رات بسر کی تھی۔

دوم : حدیث نبوی

غار میں رات بسر کرنے کا جو قصہ صحیح احادیث میں وارد ہے وہ کچھ اس طرح ہے :

1- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ۔۔۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبل ثور پر ایک غار میں چلے گئے اور اس میں تین راتیں بسر کیں ان کے پاس عبداللہ بن ابو بکر رات بسر کرتے تھے جو کہ ایک ذہین تیز اور سمجھ دار نوجوان تھا، وہ سحری کے وقت وہاں سے نکل آتا تو صبح قریش کے ساتھ مکہ میں ہوتا گویا کہ اس نے رات مکہ میں ہی بسر کی ہو، تو قریش جو بھی ان کے خلاف پلان تیار کرتے یہ سن کر اسے یاد کر لیتے اور رات کے وقت غار میں جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دیتا۔۔۔

الحمد للہ

اس حدیث طویل حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کرنے سے قبل باب یہ باندھا ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کی مدینہ کی طرف ہجرت۔ دیکھیں حدیث نمبر (3905)۔

2- ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا ان دنوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3653)۔

مکڑی کے جالے والا قہہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اور جب آپ کے بارہ میں کافر لوگ یہ پلاننگ کر رہے تھے آپ کو قید کر دیں) کے بارہ میں کہتے ہیں کہ: ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے تو کچھ نے یہ کہا کہ جب صبح ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زنجیروں سے باندھ دو، اور کچھ کہنے لگے بلکہ اسے قتل کر دو، اور کچھ نے یہ کہا کہ اسے یہاں سے نکال دو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بسر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر غار میں چلے گئے، اور مشرک رات بھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر پہرہ دیتے رہے، جب صبح ہوئی تو ان کی طرف بڑھے تو جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی پلاننگ ختم کر کے رکھ دی۔

تو وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھنے لگے کہ نبی صلی علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو پتہ نہیں، تو وہ ان کا کھوج لگاتے ہوئے پہاڑ تک جا پہنچے تو ان پر نشانات غلط ملط ہو گئے تو وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے تو اس کے دروازے پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا بنا ہوا ہے تو کہنے لگے کہ اگر اس میں جاتا تو یہ دھانے پر یہ جالانہ ہوتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تین راتیں رہے۔ مسند احمد حدیث نمبر (3241)۔

اس حدیث کی تصحیح میں علماء کرام کا اختلاف ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے البدایہ والنہایہ (222/3) اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۃ الضعیفہ میں اسے ضعیف اور شیخ احمد شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند احمد کی تحقیق (3251) میں یہ کہا ہے کہ اس کی سند میں نظر ہے۔ اھ اور مسند احمد کے محققین نے (3551) اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اھ واللہ اعلم۔

اور دو کبوتروں کا قہہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ (223/3) میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے، پھر حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ، اس طریق سے یہ حدیث نہایت غریب ہے اور اسے بھی مسند احمد کے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے جس کا ذکر اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ سلسلۃ احادیث الضعیفہ (339/3) میں کہتے ہیں کہ: آپ کو علم ہونا چاہیے کہ غار کے منہ پر مکڑی کا جالا اور کبوتروں والی حدیث صحیح نہیں جو کہ اکثر کتب اور ہجرت کے موضوع پر تقاریر میں بیان کی جاتی ہے، تو آپ کو اس کے بارہ میں علم ہونا چاہیے۔ اھ

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرشتوں کا اپنے پروں سے چپانے کے متعلق طبرانی نے معجم الکبیر (106/24-108) میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک لمبی حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ:

تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آدمی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو غار کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں بلاشبہ فرشتوں نے ہمیں اپنے پروں سے چھپا رکھا ہے۔۔۔ الحدیث۔

تو اس حدیث کی سند میں یعقوب بن حمید بن کاسب المدنی ہے، جس کے بارہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ دیکھیں تہذیب الکمال للمزنی (318/32-323)۔

اور اسے ابن معین، ابوجاتم، اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ضعیف اور ابوزرہ رازی نے واہی قرار دیا ہے، اور ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی سند میں ایسی احادیث دیکھیں جن کا ہم نے انکار کیا تو ہم نے اس سے اصولی طور پر مطالبہ کیا تو ہم نے دفاع کیا پھر اس نے دوبارہ بیان کر دیا تو ہم نے اصول میں احادیث کو متاثرہ خط سے بدلا ہوا پایا جو کہ مرسل تھیں اس نے انہیں مسند کر دیا اور اس میں زیادتی بھی کی۔

اور ابن عدی کا قول ہے کہ اس اور اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں، لایاس بہ، اور وہ کثیر الحدیث ہے، اور کثیر الغرائب بھی ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

یہ علماء حدیث میں سے تھے لیکن اس کی منکر اور غریب احادیث ہیں۔

اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ کہا اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے صدوق لہ اوہام، یہ صدوق اور اس کے واہی ہیں۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی احادیث کو حسن قرار دیتے ہیں لیکن اس حدیث کو حسن کہنے میں توقف اختیار کیا ہے۔ دیکھیں ضعیفہ (263/3)

تو اس یعقوب کے بارہ میں مقرر یہ ہوا کہ اس کی احادیث حسن ہوتی ہیں اگر تو سند میں کوئی اور علت نہ ہو تو وہ حدیث حسن ہے۔

پھر ان کا قول ہے کہ :

طبرانی کا شیخ اور استاد احمد بن عمرو والخلال المکی کا ترجمہ تو مجھے نہیں مل سکا، اور معجم الاوسط میں تقریباً سولہ احادیث بیان کی گئی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کے مشہور شیوخ میں سے ہے تو اگر معروف ہو یا متابعت بیان کی جائے تو حدیث حسن ہے۔ اھ

واللہ تعالیٰ اعلم۔